علامہ شہید کی تصانیف و تالیفات

جناب میاں محمد یوسف صاحب سجاد !

① الشیعہ و اہل البیتؓ (عربی) ــــــ بڑا کتابی سائز ۔ نہایت اعلیٰ کتابت و طباعت ۔

صفحات ۳۱۶ ، طبع دہم ۱۹۸۶ء ۔ ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ۵۷ ۔ شادمان لاہور ۔

اس کتاب میں شیعہ کی مزعومہ حب اہل بیتؓ کی حقیقت آشکارا کی گئی ہے ۔ اور نہایت شرح و بسط سے واضح کیا گیا ہے کہ وہ طائفہ جو حضرات صحابہ کرامؓ پر زبان طعن دراز کرنے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے ۔ درحقیقت یہ حب اہل بیت میں بھی مخلص و صادق نہیں ۔ کیونکہ اہل بیتؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ باہم شیروشکر تھے ۔ اور ان جلیل القدر اصحاب رسولؐ کی توہین کرنا حب اہل بیتؓ کے دعویٰ سے متناقض ہے ۔ نیز اہل بیتؓ کی زبان سے جو ان نشاران نبوت کی عظمت خود شیعہ کتب سے بیان کی گئی ہے ۔ کتاب کے آغاز میں گیارہ صفحات کا پُر مغز مقدمہ ہے ۔ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے ۔

باب اول ــــــ الشیعہ و اہل البیتؓ میں لفظ اہل بیت اور لفظ شیعہ کی تحقیق ، ائمہ شیعہ میں غلو اور انہیں انبیاء پر فضیلت دینے کا بیان ہے ۔

باب دوم ــــــ شیعہ اور مخالفت اہل بیت میں ، قرآن مجید میں صحابہ ، صحابہ سے متعلق حضرت علیؓ کا موقف ، باغ فدک ، عبداللہ بن سبا جیسے موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں ۔

باب سوم ــــــ شیعہ اور اہل بیت پر جھوٹے الزامات میں ۔ متعہ اور اس کی جزئیات کے سلسلہ میں اہل بیت کی طرف منسوب اقوال کا ذکر کیا گیا ہے ۔

باب چہارم ــــــ شیعہ اور توہین اہل بیت شیعہ کتب سے ۔ جملہ اہل بیت بشمول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز کلمات نقل کیے گئے ہیں ۔

یہ کتاب ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے ۔ جس میں ۱۴۲ شیعہ کتب ۔ اور ۸۸ اہل سنت حضرات کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ۔

② الشیعہ والسنۃ (عربی) ــــــ متوسط کتابی سائز ۔ عمدہ ٹائپ کتابت و طباعت ، صفحات ۲۱۶ ۔

بائیسواں ایڈیشن ۱۹۸۶ء ، ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ۷۵ شادمان لاہور

یہ کتاب علامہ صاحب کی شیعہ موضوع پر اولین تحریری کاوش ہے۔ سولہ صفحات کے مقدمہ کے بعد تین ابواب ہیں۔

باب اول: شیعہ اور سنت ـــــــ اس باب میں عبداللہ بن سبا فتنہ و فساد کے بانی اس کی مساعی، خلفاء راشدین اور امہات المومنین سمیت دیگر اجل صحابہ کرام پر شیعہ کی طعن و تشنیع اور سب و شتم کی مختلف عبارتیں پیش کی گئی ہیں۔

باب دوم: شیعہ اور قرآن ـــــــ اس باب میں شیعہ کی طرف سے تحریف قرآن کی مثالیں، اور شیعہ کے نزدیک امامت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

باب سوم: شیعہ اور جھوٹ ـــــــ تقیہ کی شرعی حیثیت۔ نکاح ام کلثوم اور اصحاب ثلاثہ کی خلافت کا اعتراف جیسے موضوعات پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں ۳۶ غیر شیعہ اور ۵۲ شیعہ مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے اب تک بائیس ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔ اور پروفیسر ڈاکٹر رانا ام ین احسان الہٰی کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ بھی شائع ہو چکی ہے۔ نیز اس کتاب کا دنیا کی دیگر زبانوں فارسی، تامل انڈونیشیا۔ تھائی۔ ملائشی اور افریقی زبان ہوسا میں بھی تراجم ہو چکے ہیں۔

(۲) الشیعۃ والقرآن ـــــــ (عربی) بڑا کتابی سائز۔ نہایت اعلیٰ عربی ٹائپ۔ دیدہ زیب طباعت: صفحات ۳۵۲۔ طبع ثالث ۱۹۸۳ء۔ ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ۷۵ شادمان لاہور۔

شیعہ اور اہل علامہ صاحب کی یہ تیسری معرکۃ الآراء تالیف ہے۔ پہلے ۲۶ صفحات پر مبسوط مقدمہ پھیلا ہوا ہے۔ جس میں علامہ صاحب نے اس تالیف کی وجہ تالیف بیان کی ہے کہ:

علامہ محب الدین الخطیب مصری نے کتاب "الخطوط العریضۃ" لکھی، جس میں مرحوم نے شیعی کتب سے یہ ثابت کیا کہ شیعہ کے نزدیک قرآن تحریف شدہ ہے۔ اس کے جواب میں ایران کے ایک شیعہ عالم نے کتاب لکھی جس میں علامہ مصری کی تردید کی گئی۔ اور یہ دعویٰ کیا کہ شیعہ کے نزدیک بھی اسی طرح قرآن غیر محرف ہے جیسا کہ اہل سنت کے نزدیک۔ چونکہ علامہ مصری تو بقید حیات نہیں تھے جو جواب الجواب لکھتے۔ علامہ مصری

کی تائید میں علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اس فرض کو اپنے ذمہ لیا۔ اور پھر اس کا حق ادا کر دیا۔ اور ایرانی قلمکار کے تمام دلائل کو تارِ عنکبوت ثابت کر دیا۔ اس کتاب کے چار ابواب ہیں۔ اور ہر باب کے شیعہ اکابر کی زبان سے تحریفِ قرآن کا دعویٰ ثابت کیا گیا ہے۔ اور سب سے زیادہ مواد ایک بڑے شیعہ عالم فاضل محدث میرزا حسین نوری طبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب" سے پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اس موضوع پر دندان شکن اور مسکت حوالجات پر مبنی ہے۔ ۷۸ شیعہ اور ۹ اہلِ سنت کی کتب سے استفادہ کیا ہے۔

(۳) الشیعہ والتشیع (فرق وتاریخ) (عربی) ——— بڑا کتابی سائز۔ روشن واضح عربی ٹائپ دلکش حسین طباعت۔ صفحات ۴۱۶۔ ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ۷۵ شادمان لاہور۔ پہلی مرتبہ شیعہ پر چوتھی کتاب کا مقدمہ ۱۱ صفحات پر محیط ہے۔ اس کتاب کا موضوع شیعہ ازم کی مکمل مفصل تاریخ۔ پس منظر اور اس کے مختلف فرقے ہیں۔

باب اول میں ——— شیعان علیؓ۔ شہادت عثمانؓ۔ اختلاف علیؓ و حضرت معاویہؓ کی کیفیت۔ حضرات صحابہ کرامؓ اور خاندانِ نبوت کی باہم رشتہ داریاں۔ حضرت معاویہؓ و حضرت حسنؓ کی صلح۔ بیعتِ معاویہ وغیرہ، جیسے مباحث پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ اور ہر بحث کا حق ادا کر دیا گیا ہے۔

باب دوم میں ——— شیعہ اور سبائیت کے اشتراک پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

باب سوم میں ——— حضرت عثمانؓ پر شیعہ اعتراضات و اتہامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان اعتراضات کے جواب دے کر حضرت عثمانؓ کا دفاع کرتے ہوئے ان کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

باب چہارم میں ——— حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ کے حالات۔ جنگِ جمل اور جنگِ صفین کے محرکات و عوامل زیر بحث لائے گئے ہیں۔

باب پنجم میں ——— شیعہ کی تاریخ، عقائد اور فرقے ——— اس باب میں حضرت علیؓ کے بعد شیعہ کا حضرت حسینؓ کے گرد اجتماع۔ حضرت حسینؓ کے دور میں شیعہ کوفہ کا کردار۔ قاتلانِ حضرت حسینؓ۔ کوفہ کے شیعوں کی غداری۔ حضرت حسینؓ کے بعد شیعہ کا اختلاف و افتراق۔ مختلف شیعہ فرقے۔ الغرابیہ۔ الزیدیہ،

الجارودیہ۔ الناووسیۃ السمطیہ۔ الفتحیۃ۔ الاسماعیلیۃ۔ القرامطہ۔ الآغاخانیۃ۔ البہرۃ۔ الموسویۃ۔ جنبریۃ النصیریۃ کے عقائد اور تاریخ بیان کی گئی ہے۔

باب ششم میں ____ شیعہ اثنا عشریہ کی وجہ تسمیہ۔ شیعی شرائط امامت۔ شیعی امامت اور عصمت کا تصور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب ہفتم میں ____ شیعہ اثنا عشریہ اور عقائد سبائیہ۔ صحابہ کرامؓ سے بغض۔ عقیدۂ خمینی اور ان کی کتاب کشف الاسرار۔ مہدی۔ رجعت مہدی۔ دابۃ الارض۔ خرافات الجزائری۔ مسئلہ حلول و تناسخ اور مستشرقین کی آراء کو نقل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۵۹ مراجع و مصادر سے مزین ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔

⑤ البریلویہ (عربی) عقائد و تاریخ۔ بڑا کتابی سائز۔ جلی عربی ٹائپ، حسین طباعت صفحات ۲۵۳ ۔ طبع یازدہم ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء۔ ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ۵، شادمان ٹاؤن لاہور

کتاب کے شروع میں ۶ صفحات پر عطیہ محمد سالم قاضی مدینہ منورہ و مدرس مسجد نبویؐ کی خوبصورت تقریظ شائع کی گئی ہے۔ صفحات ۷ سے ۱۲ تک مؤلف کی طرف سے مقدمہ ہے۔ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول۔ بریلویت۔ تاریخ اور اس کا بانی ____ اس باب میں بریلویت کے مؤسس اور بانی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور بریلویوں کی طرف سے جہاد اور مجاہدین کی مخالفت۔ بانیٔ بریلویت کی شان میں غلو۔ اصحاب النبیؐ کی اہانت۔ بریلوی زعماء نعیم الدین۔ امجد علی۔ دیدار علی۔ حشمت علی اور احمد یار کے بارے میں معلومات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

باب دوم۔ بریلوی عقائد ____ اس باب میں بریلوی کتب کے حوالہ سے بریلوی عقائد مثلاً غیر اللہ سے استعانت و استغاثہ۔ رسولؐ سے استعانت۔ حضرت عبدالقادر جیلانی سے استمداد۔ انبیاء اولیاء کے اختیارات۔ حضرت جیلانی بطور محی و ممیت۔ سماع موتیٰ۔ حیات انبیاء۔ سماعت انبیاء۔ نورٌ من نور اللہ۔ مسئلہ علم غیب۔ اولیاء کی غیب دانی۔ مسئلہ بشریت انبیاء۔ مسئلہ حاضر و ناظر قلمبند کیے گئے ہیں۔ اور بریلویوں کے ہر مزعومہ عقیدہ کے بعد کمال اہتمام سے قرآن و حدیث سے نصوص صریحہ پیش کر کے ان کا رد کیا گیا ہے

باب سوم برلویت اور اس کی تعلیمات ــــــ اس باب میں قبریں پختہ بنانا۔ ان پر قبے میر ر نا اور ان پر پردے اور عمارت رکھنا۔ شمعیں اور دیئے جلانا۔ عرس منعقد کرنا۔ مخصوص دنوں پر فاتحہ اور قرآن خوانی کرنا۔ میلاد منانے اور کھانے پینے سے متعلق رسومات۔ قبروں کے گرد طواف۔ تبرک کھانے۔ نذر و نیاز چڑھانے استمداد کرنے۔ انگوٹھے چومنے۔ کفن پر لکھنے۔ جنازہ کے بعد دعا کرنے۔ قبر پر اذان بنانے سے متعلق بریلوی عبارات نقل کر کے تعلیماتِ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی تردید و تغلیط کی گئی ہے۔

باب چہارم بریلویت اور مسلمانوں کی تکفیر ــــــ اس باب میں ان بریلوی عبارات کا ذکر ہے، جن میں انہوں نے شیخ الاسلام مجدد الملت علامہ محمد بن عبدالوہاب۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ علامہ رشید احمد گنگوہی۔ شیخ خلیل احمد سہارنپوری۔ مولانا اشرف علی تھانوی۔ شاہ محمد اسماعیل شہید۔ میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔ امام العصر حافظ ابن حزم۔ امام ابن قیم۔ امام شوکانی۔ نجدی اکابر۔ آل مسعود۔ نجدی۔ ڈپٹی نذیر احمد۔ مولانا شبلی نعمانی۔ مولانا الطاف حسین حالی۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ علامہ اقبال مولانا ظفر علی خاں۔ سر سید احمد خاں۔ بانی پاکستان محمد علی جناح۔ رحمۃ اللہ علیہم کو کافر۔ فاسق۔ فاجر خارج از اسلام اور نہ جانے کیا کیا کچھ کہا ہے۔

باب پنجم۔ بریلویت اور خرافات ــــــ اس باب میں بریلویوں کی خود ساختہ کشف و کرامات کی عجیب و غریب حکایات بیان کی گئی ہیں۔ جن کی بدولت عامۃ الناس ان کے دام تزویر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ کہانیاں اور حکایتیں ان عام لوگوں کو سنا سنا کر اپنے خود ساختہ تقدس کو ان کے دلوں میں اتارا جاتا ہے اور پھر ان لوگوں کو رام کر لینا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کو ۱۸۰ کتب اور رسائل کے حوالجات سے مزین کیا گیا ہے۔

عرب ممالک میں یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ لی گئی ہے۔ اور عرب دنیا میں اس کتاب نے مقبولیت کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بریلوی حضرات اس کتاب سے اس قدر متوحش اور خائف ہوئے کہ انہیں درِ حکومت پر دستک دینا پڑی۔ لہٰذا حال ہی میں اس کتاب پر پابندی لگا کر اسے ضبط کر لیا گیا ہے بس پر ملک کے طول و عرض کے علمی حلقوں میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور اس پر احتجاج کا سلسلہ جاری ہے

عجیب بات یہ ہے کہ بریلویوں کی اصل کتابوں سے منقول حوالہ جات پر مشتمل کتاب تو قابل ضبطی سمجھی گئی بلکہ کتب ماخذ قابل گرفت قرار نہ دی جاسکیں۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ بحث مسئلہ علمی اختلاف کے تحت اس کتاب کا جواب تحریر کیا جاتا۔ ایک مذہب سے کی کتب پر پابندی لگنے، لگوانے سے اس مسئلہ کا مثل کوئی پائیدار حاصل نہ ہو سکے گا۔ امید ہے کہ کارپردازان حکومت جانبداری کی بجائے حقائق کی روشنی میں صورت حال کا جائزہ لیں گے اور اس طرح کی کتب کے بارے میں کسی یکساں نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔

(۶) القادیانیۃ (عربی) ـــــ بڑا کتابی سائز۔ مطالعات و تحلیل عربی ٹائپ۔ نفیس طباعت صفحات ۳۲۰۔ طبع اکتیس ۱۹۸۵ء۔ ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ۵ ے ۴ شادمان لاہور۔

یہ کتاب برصغیر میں انگریزوں کی کاشتہ ذریت قادیانیت کے بارے میں ہے۔ کتاب کے شروع میں استاذ علامہ السید محمد المنتصر الکتانی سابق رئیس شعبہ علوم القرآن والسنۃ کلیہ شریعت جامعہ دمشق و سابق استاذ فقہ مالکی جامعہ رباط مراکش و استاذ حدیث و فقہ کلیۂ شریعت والدعوۃ و اصول الدین جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور فضیلۃ الشیخ عطیہ محمد سالم، استاذ الفقہ والادب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی تقاریظ ہیں۔ پہلے اشاعہ صفحات پر انتہائی خوبصورت اور جاندار مقدمہ ہے جس میں القادیانیۃ پر مختصر کے محرکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب دس مقالوں پر مشتمل ہے۔

مقالۂ اول۔ قادیانیۃ استعماری حربہ ـــــ اس مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ قادیانیت انگریزوں کی سازش اور اسلام دشمنی کے نتیجے میں معرض وجود میں آئی۔

مقالہ دوم۔ قادیانیت اور مسلمان ـــــ اس مقالہ میں مسلمانوں کے بارے میں قادیانی فکر اور اسرائیل کا قادیانیوں سے تعاون۔ اسرائیل میں قادیانی مرکز سے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔

مقالہ سوم۔ متنبی قادیانی کی طرف سے انبیاء و صحابہ کی توہین ـــــ اس مقالہ میں قادیانیوں کی وہ عبارات نقل کی گئی ہیں جن میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت آدمؑ۔ حضرت حسنؓ۔ حضرت حسینؓ۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ حضرت نوحؑ۔ حضرت یوسفؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء کی

توہین کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

مقالہ چہارم ـــــ متنبی قادیانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مماثلت و عظمت و مساوات

اس مقالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (معاذ اللہ) ہمسری اور آپ پر فضیلت کے دعاوی پر گفتگو کی گئی ہے۔

مقالہ پنجم ـــــ قادیانیت اور اس کے عقائد۔ اس مقالہ میں اللہ تعالیٰ۔ ختم نبوت۔ میرزا قرآن۔ قادیان۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ مسیح۔ جہاد سے متعلق قادیانی عقائد کو شرح و بسط سے بیان کیا گیا ہے۔

مقالہ ششم ـــــ قادیانی متنبی اور تاریخ۔ اس مقالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ذاتی اور نجی زندگی کے مختلف گوشوں سے نقاب کشائی کی گئی ہے۔ اور اس کی بعض خرافات کا ذکر کیا گیا ہے۔

مقالہ ہفتم ـــــ متنبی قادیانی اور پیشین گوئیاں۔ اس مقالہ میں مرزا کے اُس خلل دماغ کا ذکر کیا گیا ہے جو اس نے پیشین گوئیوں کی صورت میں ظاہر کیا۔

مقالہ ہشتم ـــــ قادیانیت اور مسیح موعود۔ اس مقالہ میں قادیانی عقیدہ متعلق بہ حضرت عیسیٰ کا ذکر کیا گیا ہے۔

مقالہ نہم ـــــ قادیانی زعماء اور فرقے۔ اس مقالہ میں قادیانی سرخیلوں حکیم نورالدین بھیروی محمد علی لاہوری۔ میرزا محمود۔ کمال الدین۔ محمد احسن امروہوی۔ محمد صادق۔ عبدالکریم۔ یار محمد۔ نور محمد۔ محمد صدیق عبداللہ تیماپوری۔ چراغدین وغیرہ اور مختلف فرقوں قادیانی و لاہوری کا ذکر کیا گیا ہے۔

مقالہ دہم ـــــ ختم نبوت اور قادیانی تحریفات۔ اس مقالہ میں اُن قادیانی تحریفات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو قادیانیوں نے ختم نبوت کے سلسلہ میں روا رکھی ہیں۔ اس کتاب کے لیے ۱۵۰ حوالہ کی کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور دنیا کی دیگر زندہ زبانوں میں بھی منتقل کی جا چکی ہے۔

(۷) البہائیہ ـــــ نقد و تحلیل (عربی)۔ بڑا کتابی سائز۔ عربی ٹائپ حسین و جمیل طباعت صفحات ۲۷۱۔ طبع ہفتم ۱۴۰۳ھ ـــــ کتاب ہذا بہائیت سے متعلق ہے جو بستی نور عذقہ

مازندران (ایران) سے معرضِ وجود میں آئی۔ کتاب کا اہداء شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رئیس ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد سعودی عرب اور شیخ محمد بن علی الحرکان الامین العام رابطہ عالم اسلامی مکۃ المکرمہ کی طرف کیا گیا ہے۔ پھر طبع ہفتم کا مقدمہ ہے۔ باقی کتاب آٹھ مقالوں پر مبنی ہے۔

پہلا مقالہ ——— بہائیت۔ اس کی تاریخ اور ابتداء۔ اس مقالہ میں موسس بہائیت مرزا حسین علی مازندرانی کے حالاتِ زندگی۔ روسی تعاون۔ سقوطِ فلسطین پر بہائیوں کی مسرت۔ بغداد روانگی۔ خروج بغداد۔ استنبول روانگی۔ فلسطین روانگی۔ صیہونیوں یہودیوں کی طرف سے حمایت۔ اس کی بیماری، جنون، موت اور اس کی تالیفات کا ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرا مقالہ ——— مازندرانی اور اس کے دعاوی۔ اس مقالہ میں مازندرانی کے متعدد دعاوی مثلاً یہ کہ وہ مہدی منتظر ہے۔ مسیح موعود ہے۔ اس پر وحی اور فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ وہ تمام انبیاء و رسل سے افضل ہے۔ صاحب عصمت کبریٰ ہے۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر سکتا ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ مسجود و معبود ہے۔ آیات نازل کرنے والا اور رسولوں کو بھیجنے والا ہے وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

تیسرا مقالہ ——— بہائیت اور اس کی تعلیمات۔ اس مقالہ میں بہائیت کی تعلیمات کا تضاد ذکر ہوا ہے کہ ایک طرف وحدۃ الادیان اور اتحاد کی دعوت ہے۔ ساتھ ہی فساد و جدل اور قتل و قتال کی موید ہے۔ ایک طرف وحدۃ الاوطان کی طرف دعوت دی ہے۔ ساتھ ہی استعماریت کی دعوت دی ہے اور تعدد لغات کو اختلاف کا سبب بیان کیا ہے۔ لیکن عملاً اس کے خلاف عمل کیا اور بابیوں کے ساتھ وحدت لغت کے باوجود اختلاف باقی رکھا۔ پھر مرد و زن کے حقوق و فرائض، مرتبہ، مقام اور حیثیت کے بارے میں اسلامی اور بہائی نقطہ نظر کا موازنہ پیش کیا گیا ہے۔

چوتھا مقالہ ——— بہائی شریعت۔ اس مقالہ میں بہائیت کا عبادت لبشر۔ بہائی نماز کی کیفیت۔ بہائی روزہ۔ بہائی زکوٰۃ۔ بہائی حج۔ بہائیوں کا کعبہ۔ بہائی شریعت میں توحید۔ رسالت و نبوت۔ امورِ آخرت۔ احکام و معاملات اور محرمات۔ ازدواج۔ مخالفت جہاد۔ احکام میراث وغیرہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

پانچواں مقالہ ـــــ مازندرانی اور اس کی زباندانی۔ اس مقالہ میں مازندرانی کی کتاب کی تحقیق کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اور اس کی لغوی۔ نحوی۔ ترکیبی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور اس کی ثابت کے فریب کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

چھٹا مقالہ ـــــ بہائیت اور اس کی پیش گوئیاں۔ اس مقالہ بہائیت کی تمام پیش گوئیوں کی تغلیط اور شرمندۂ تعبیر نہ ہونے پر گفتگو کی گئی ہے۔

ساتواں مقالہ ـــــ بہائیت اور اس کے جھوٹ۔ اس مقالہ میں بہائیت کی لغو اور جھوٹ پر مبنی واقعات گنوائے گئے ہیں۔

آٹھواں مقالہ ـــــ بہائیت کے زعماء اور اس کے فرقے۔ اس مقالہ میں بہائیت کی ابتداء اور عباس بہائی کی منافقت و مداہنت کا ذکر ہے۔ اور بعد میں مختلف بہائی زعماء اور اس کے فرقوں کا تعارف۔ اور اس کے اعتقادات بیان کیے گئے ہیں۔

یہ کتاب ۲۱۷ مصادر و مراجع کے حوالہ جات سے لیس ہے۔ اور انگریزی کے علاوہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔

(۸) البابیۃ ـــــ عرض و نقد (عربی) ـــــ بڑا کتابی سائز۔ عربی ٹائپ۔ خوبصورت سہ رنگا ٹائیٹل۔ دیدہ زیب طباعت۔ صفحات ۲۹۶۔ طبع ہفتم ۱۹۸۷ء۔

ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ۷۵۔ ۴ شادمان لاہور۔

یہ کتاب بابیہ سے متعلق ایک دستاویزی حیثیت کی حامل ہے۔ کتاب کا اہداء رابطہ عالم اسلامی کی طرف کیا گیا ہے۔ چالیس صفحات پر پھیلا ہوا مقدمہ کتاب کی روح ہے۔ اور معلومات کا ایک گنجینہ۔ مقدمہ میں علامہ صاحب نے بابیہ کا نچوڑ اور آئینہ پیش کر دیا ہے۔ کتاب چار فاضلانہ مقالات پر مشتمل ہے۔

پہلا مقالہ ـــــ البابیہ اور اس کی تاریخ و ابتداء۔ اس مقالہ میں بابیہ کی تاریخ اور ان کے آغاز سے متعلق معلومات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

دوسرا مقالہ ـــــ شیرازی اور اس کے دعاوی۔ اس کتاب میں مسئلہ امامت و خلافت آئمہ

فصلِ ثالث میں ـــــ تصوف کی تعریف خود صوفیاء کی اپنی کتب سے بیان کی گئی ہے۔

فصلِ رابع میں ـــــ تصوف کا آغاز اور اس کے فہوم کی سیر حاصل وضاحت کی گئی ہے۔

بابِ ثانی میں ـــــ تصوف کے مصادر و مآخذ بیان کیے گئے ہیں۔ اور اس کے بعد صوفیاء کے وہ اقوال نقل کیے گئے ہیں جو کتاب و سنت سے یا تو متصادم و متضاد ہیں۔ یا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تصوف درحقیقت عیسائیت کی اختراع ہے۔ ہندی اور ایرانی مذاہب کا ذکر کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان مذاہب نے نصرانیت سے اثر قبول کیا۔ اور تصوف کے نام پر اسلامی معتقدات کی روح کے منافی سرگرمیوں میں ملوث رہے۔ اسی ضمن میں بعض مشاہیر صوفیہ کے عجیب و غریب ملفوظات پیش کیے گئے ہیں۔ وحدت الوجود اور وحدت الشہود و دیگر اصطلاحاتِ صوفیہ کا مفہوم، اور "مریدیت" کی کرشمہ سازیوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔

بابِ ثالث میں ـــــ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شیعیت یہودیت کی پیداوار ہے۔ جس کا بانی عبداللہ بن سبا تھا۔ بعد ازاں اس شخص کا مکمل تعارف دیا گیا ہے۔ بعد میں چیدہ چیدہ صوفیاء کا شیعہ ہونا ثابت کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تصوف کے مختلف سلسلوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اور حضرت علیؓ کی شان میں انتہائی غلو کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور دکھایا گیا ہے کہ کس طرح شیعہ صوفیوں نے توہینِ الٰہی اور توہینِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتکاب کیا ہے۔

نزول الوحی و اتیان الملائکہ کے ضمن میں صوفیہ کے افکار و معتقدات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کی تہ میں شیعیت پوشیدہ ہے۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شیعہ کے نزدیک اپنے آئمہ کو انبیاء پر برتری حاصل ہے۔ شیعہ صوفیوں کے بلند بانگ دعوے اور تعلیاں باعث استعجاب ہیں۔ شیعہ کے نظریۂ عصمتِ آئمہ و تفضیل تفضیلِ آئمہ علی الانبیاء کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔ اس کے بعد شیعہ کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حلول و تناسخ جیسے اعتقادات بھی شیعہ ہی کے حوالے سے متعارف ہوئے

مراتب الصوفیہ میں صوفیوں کے مختلف ناموں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ شیعہ عقیدہ تقیہ پر سیر حاصل تعارفی نوٹ شامل ہے۔ کتاب ہٰذا میں عربی۔ فارسی۔ اردو و انگریزی کے ۳۵۶ مصادر و مراجع پیش کیے

کے الوہیت و ربوبیت حلول و تناسخ نسخ شریعت اسلامیہ سے متعلق شیعی کتابوں سے حوالہ جات پیش کرکے حمیری۔ بغدادی۔ علامہ ابن حزمؒ اور احمد معصری کی طرف سے ان کا رد کیا گیا ہے۔

تیسرا مقالہ ــــــ شریعت بابیہ و اس کی تعلیمات۔ اس مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ بابیہ جبری شریعت ہے۔ یہ لوگوں کو مجبور کرتی ہے کہ اسے قبول کریں۔ اور جو اسے نہ ملنے، اس کے قتل کرنے اس کا مال غصب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بعد ازاں بابیہ کی عبادات، مناکحات۔ معاملات وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

چوتھا مقالہ ــــــ بابیہ کے زعماء اور اس کے فرقے۔ اس مقالہ میں بابیہ کے زعماء شیرازی قرۃ العین۔ الرشتی۔ محمد علی البار فروشی۔ صبح الازل۔ حسین علی مازندرانی کے حالات زندگی اور ان کے کردار کی جھلک پیش کی گئی ہے۔ مقالہ کے آخر میں بابیہ کے چار معروف فرقوں اور ان کے متبعین کے بارے میں معلومات جمع کی گئی ہیں۔ کتاب کے مواد و حوالہ جات کے لیئے ۳۹ کتب بطور مراجع و مصادر پیش کی گئی ہیں۔

(۹) التصوف ــــــ المنشأ والمصادر۔ بڑا کتابی سائز۔ خوبصورت وجلی عربی ٹائپ۔

صفحات ۲۹۶۔ طبع اول ۱۹۸۶ء ناشر ادارہ ترجمان السنۃ لاہور۔

کتاب ہذا کا موضوع جیسا کہ نام سے ظاہر ہے "تصوف" ہے۔ کتاب مقدمہ کے علاوہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول میں ــــــ تصوف کی ابتداء اور اس کی منزل بہ منزل تاریخ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس باب کو چار فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔

فصل اول میں ــــــ "الاسلام عبارۃ عن الکتاب والسنۃ" کے تحت یہ ثابت کیا گیا ہے، کہ درحقیقت اصل دین جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو چھوڑ گئے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اس ضمن میں ارکان اسلام۔ اطاعت رسولؐ۔ مذمت بدعت اور تکمیل دین جیسے موضوعات پر انتہائی وقیع اور مؤثر انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

فصل ثانی میں ــــــ تصوف کی اصل اور اس کے اشتقاق پر بڑی خوبصورت بحث کی گئی ہے اور بعد میں صوفیاء کی تعریف اور ان کی علامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

گئے ہیں۔ اپنی طرف سے کوئی بات کہنے کی بجائے ہر ہر فقرہ حوالے سے مزین ہے۔ تصوف کے موضوع پر عربی زبان میں ایک شاہکار تالیف ہے۔ (۱۰) الاسماعیلیہ۔ (۱۱) بین الشیعہ واہل السنۃ (۱۲) دراسۃ فی التصوف۔

معاشی حالت۔

علامہ شہید معاشی طور پر اللہ کے فضل وکرم سے کافی مستحکم حیثیت کے مالک رہے۔ امپورٹ ایکسپورٹ کا وسیع کاروبار تھا۔ ایک پبلشنگ ہاؤس اور کپڑے کا بھی کاروبار تھا۔ کچھ عرصہ پہلے آپ نے کپڑے کی ایک فیکٹری بھی قائم کی تھی۔ اب اور بھی کئی تجارتوں میں آپ کا حصہ تھا۔ نیز آپ کی کتب کی وسیع اشاعت سے بھی آپ کو کافی رائلٹی ملتی رہی۔

علامہ صاحب کی یہ کتب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سعودی عرب و دیگر اسلامی ممالک کی یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہیں۔ ان فاضلانہ کتب کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں آپ کے انٹرویو شائع ہو چکے ہیں۔ رغرضیکہ اتنی صغر سنی میں تقریر و تبلیغ۔ تحریر و تحقیق اور سیاست وغیرہ میں آپ کی کامل دسترس عطیہ و احسانِ الٰہی ہے۔ معاشی طور پر اللہ کے فضل وکرم سے مستحکم حیثیت رکھتے ہیں۔
عالم دین تھے۔ علم دین کے ہر شعبہ میں آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ جب آپ عربی زبان میں گفتگو کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ عربی آپ کی مادری زبان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے مختلف فرق باطلہ پر جو محققانہ کتب شائع کی ہیں۔ عرب ممالک میں انہیں بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ آپ کی ان کتب کو دیکھ آدمی ورطہ حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ ایک عجمی آدمی کیونکر عربی زبان میں ایسے علمی جواہر پارے اور تحقیقی سرمایہ مہیا کر سکتا ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے آپ کی ان عرب کتب کے کئی کئی ایڈیشن چھپ کر اہل علم سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔

آپ کی ان کتب کے دنیا کی مختلف زبانوں یعنی انگریزی، فارسی، فرانسیسی۔ انڈونیشی۔ تھائی سواحلی وغیرہ میں تراجم ہو چکے ہیں۔ عرب ممالک میں آپ کے قارئین، مداحین، عقیدتمندوں اور علم دوست حضرات کا ایک وسیع حلقہ تھا۔ سیاسی حلقوں میں آپ کی بصیرت اور مجاہدانہ للکار آج بھی بڑی شد و مد سے کانوں میں گونجتی اور دلوں میں اترتی معلوم ہوتی ہے۔